Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۰ صفر ۱۳۹۴ھ ۱۵ امان ۱۳۵۳ ہش ۱۵ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کل شام کو سوا چھ بجے بذریعہ کار لاہور سے بخیریت ربوہ تشریف لے آئے، الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۶ امان کی صبح کو لاہور روانہ ہوئے تھے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد (پرائیویٹ سیکرٹری) بھی حضور کے ہمراہ واپس آ گئے ہیں۔

حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور تمام دینی مقاصد میں کامیابی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں +

ربوہ ۱۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے نواب زادہ محمد احمد خان صاحب بھی ناحال بہت بیمار ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم مولوی منیر احمد صاحب عارف مبلغ نائیجیریا ۱۰ مارچ ۱۹۷۴ء کو بذریعہ ریل کار بوقت تین بجے شام بخیر و عافیت ربوہ تشریف لے آئے۔ مقامی احباب نے سٹیشن پر جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائی کا استقبال کیا۔

مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد نے نائیجیریا سے اطلاع دی ہے کہ مکرم جمیل احمد صاحب لبسمل بخیریت نائیجیریا پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماوے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

خاکسار کے ماموں محترم مولوی محمد عبداللہ صاحب واقفِ زندگی مینیجر کریم نگر فارم (سندھ) تا حال بیمار ہیں۔ بایاں گردہ بالکل کام نہیں کر رہا۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اپریشن ہونے والا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنے خاص فضل سے اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(حمید الدین۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسانی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ اسکا دِل خدا تعالیٰ کی محبت سے لبریز ہو جائے

یہ مُراد اگر مِل جائے تو اس سے بڑھ کر اَور کوئی مُراد نہیں ہے

"مَیں نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کو اِس بات کا ٹھرک ہوتا ہے کہ انہیں کشف ہو اور بعض کشف قبور تسخیر وغیرہ بے ہُودہ باتوں کی طرف توجّہ کرتے ہیں مگر مَیں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ یہ چیزیں کچھ بھی نہیں اصل بات یہی ہے کہ انسان کا دِل خدا تعالیٰ کی خالص محبّت سے اِس طرح لبریز ہو جاوے جیسے عطر کا شیشہ بھرا ہُوا ہو اور خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے۔ یہ مُراد اگر مل جاوے تو اس سے بڑھ کر اَور کوئی مراد نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سے ایسا قُرب اور تعلق ہو کہ اس کا دِل اللہ تعالیٰ کا تخت گاہ ہو تو یہ ناممکن ہے کہ یہ اس کے انوار و برکات سے مستفیض نہ ہو اور اس کا کلام نہ سُنے۔

اگر چاہتے ہو کہ اس کا کلام سُنو تو اس کا قُرب حاصل کرو مگر یہ یاد رکھو کہ اصل مقصود تمہارا یہ نہ ہو۔ ورنہ میرا اپنا یہی مذہب ہے کہ یہ بھی ایک قِسم کا شرک ہو گا کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کی محبّت کی غرض اصل تو یہ ہوئی کہ الہام ہوں یا کشوف ہوں اور پھر باریک طور پر اس کے ساتھ نفسانی غرض یہ ملی ہوئی ہوتی ہے کہ اس سے ہماری شہرت ہو۔ لوگوں میں ہم ممتاز ہوں۔ ہماری طرف رجوع ہو۔ یہ باتیں صافی تعلقات میں ایک روک ہو جاتی ہیں اور اکثر اوقات شیطان ایسے وقت پر قابو پالیتا ہے۔ وہ باریک نفسانی غرض کو پالیتا ہے۔ پھر نفسانی خواہشیں بھی آنے لگتی ہیں اور اس طرح پر آخر موقع پر شیطان ہلاک کر دیتا ہے۔ اِس لئے نہایت امن کی راہ یہی ہے کہ انسان اپنی غرض کو صاف کرے اور خالصتہً لِلہ ہو۔ اس کے ساتھ اپنے تعلقات کو صاف کرے اور بڑھائے اور وجہ اللہ کی طرف دوڑے۔ وہی اس کا مقصود اور محبوب ہو اور تقوٰی پر قدم رکھ کر اعمالِ صالحہ بجالاوے پھر سُنّت اللہ اپنا کام آپ کرے گی۔ اس کی نظر نتائج پر نہ ہو بلکہ نظر تو اسی ایک نقطہ پر ہو۔ اس حد تک پہنچنے کے لئے اگر یہ شرط ہو کہ وہاں پہنچ کر سب سے زیادہ سزا ملے گی تب بھی اسی کی طرف جاوے یعنی کوئی ثواب یا عذاب اس کی طرف جانے کا اصل مقصد نہ ہو محض خدا تعالیٰ ہی اصل مقصد ہو۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۸۵، صفحہ ۸۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ امان ۱۳۵۳ھ

حقیقی مومن اور ان کی ایک خاص علامت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں حقیقی مومنوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور مامور من اللہ کی دُعائیں حاصل کرنے کی غرض سے اپنا مال انشراحِ صدر کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ برخلاف اس کے کمزور ایمان والوں اور منافقوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ انفاق فی سبیل اللہ کو چٹی سمجھتے ہیں اور جب بھی انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دلائی جائے تو بہت ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور مومنوں کو بُرا بھلا کہنا اور ان کا بُرا چاہنا اُن کی سرشت میں داخل ہوتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں حقیقی مومنوں نیز کمزور ایمان والوں اور منافقوں کے باہم متضاد طرزِ عمل کا ذکر کرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ انشراحِ صدر کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ اپنے مقربین میں داخل کرتا ہے اور مامور من اللہ یا امام وقت کی دعاؤں کو ان کے حق میں قبول فرما کر انہیں اپنے فضلوں سے نوازتا ہے۔ اس کے بالمقابل جو لوگ انفاق فی سبیل اللہ کو چٹی سمجھ کر اس سے بچنے کے بہانے تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ کسی نہ کسی گردش میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ انشراحِ صدر کے ساتھ دین کی اغراض کی خاطر بڑھ چڑھ کر اپنا مال پیش کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۹۹)

ترجمہ:- اور اعراب (یعنی دیہاتیوں اور جنگل میں رہنے والوں) میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر (سچا) ایمان لاتے ہیں اور (خدا کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے (خدا کی) قربت اور رسول ؐ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سُنو! یہ فعل ضرور ان کے لئے (خدا کی) قربت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کو چٹی سمجھنے والوں کا اور ان کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (التوبہ آیت ۹۸)

ترجمہ:- اور اعراب (یعنی دیہاتیوں اور جنگل میں رہنے والوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (خدا کی راہ میں) خرچ کئے ہوئے مال کو (ایک) چٹی سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے (آسمانی) گردشوں کے انتظار میں رہتے ہیں۔ (سُنو!) بُری گردش اُنہیں پر آئے گی اور اللہ خوب سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

بہرحال ایمان لانے والوں میں غالب اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو بڑھ چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور امام وقت کی مقبول دُعاؤں کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کے اس فعل سے راضی ہو کر انہیں ان کی مراد عطا کر دیتا ہے یعنی انہیں اپنا قرب بھی عطا کرتا ہے اور انہیں امام وقت کی دُعاؤں کا بھی وارث بنا کر اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ البتہ کچھ ناسمجھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کو چٹی سمجھتے ہیں اور اپنے دل میں انقباض محسوس کرنے کی وجہ سے خدائی فضلوں کو جذب کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک نکتہ چین اور معترض۔ یہ محروم رہتے ہیں۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت اور نبی کے صدق و وفا کو دیکھتے ہیں۔ وہ اُس کے ساتھ ہوتے ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے عجائبات مشاہدہ کرتے ہیں۔ وہ اس کے حالات سے خبر پاتے ہیں اور انہیں حاجت نہیں ہوتی کہ کچھ اور دیکھیں۔ بدبخت نااہل وہ باتیں دیکھتے ہیں جن سے شقاوت بڑھے۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵)

مزید برآں حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے دنیا اور اس کے اموال کو دین پر قربان کر دکھائیں گے۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں اور ان کی اولادوں کو کبھی ضائع نہ ہونے دے گا بلکہ انہیں اپنی برکتوں سے نوازے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:-

"یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دُور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اُس شخص کو جو محض اُسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اُس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اُس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں کو پیار کرتا ہے اور اُنہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وُہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دُنیا اُن لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اُس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا، کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آ سکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی بچوں کے ضرور کام آئے گی۔ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

سعیٔ تعمیر

جادۂ ملّت کے تابندہ نشاں کرتے چلو
رہرو! کشتِ چمن کو گُل فشاں کرتے چلو

آندھیوں کا کیا بھروسہ۔ کیا بگولوں کا یقیں
اور مستحکم بنائے گلستاں کرتے چلو

منزلیں دُھندلی ہیں ناہموار ہے سطحِ جہاں
غور سے اندازۂ نظمِ جہاں کرتے چلو

جن گذرگاہوں پہ گُذرے تھے کبھی کچھ سرفروش
اُن گذرگاہوں کو پھر عنبر فشاں کرتے چلو

بحث طُولانی ہے خود اک خامکاری کی دلیل
جذبۂ حُسنِ عمل کو بے کراں کرتے چلو

عزمِ خوابیدہ کو اک کوہِ گراں کرتے اُٹھو
آہِ آتش بار کو شُعلہ فشاں کرتے چلو

بُتکدوں سے رقصِ شور و شر کی جب آئے صدا
اور اُونچی اپنی آوازِ اذاں کرتے چلو

کہہ اُٹھے خود مرحبا۔ جن پر حیاتِ جاوداں
وہ بھی لمحے۔ شاملِ عمرِ رواں کرتے چلو

عُمرِ فانی ہے۔ مگر عشقِ نبیؐ کی آنچ سے
اس کو رشکِ صد حیاتِ جاوداں کرتے چلو

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشارات القرآن بلطائف البیان فی انباء امام الزمان

حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں سورۃ کہف پر ایک نظر

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری فاضل ربوہ

(۲)

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۔

یہ آیت پیشگوئی کے رنگ میں مسلمانان عالم کے متعلق بالعموم اور عربوں کے لئے بالخصوص ان کے اس کردار پر روشنی ڈالتی ہے جو زمانہ حال میں ان سے صادر ہوا۔

دجال کے متعلق مکاشفہ یوحنا میں یہ خبر دی گئی تھی کہ سمندر میں سے ایک حیوان نکلیگا اور ساری دنیا اس حیوان کے پیچھے ہو لے گی سوائے ان نفوس کے جن کے نام برہ کی کتاب حیات میں لکھے ہوں گے وہ اس حیوان کی پرستش سے محفوظ ہوں گے باقی سب اس کی پرستش کریں گے۔ دیکھئے (مکاشفہ یوحنا ۱۳)

قرآن حکیم میں بھی اس کے فتنوں سے دنیا کو بچنے کی ہدایت دیتے ہوئے فرمایا گیا تھا کہ ایک وقت یہ دجالی گروہ تثلیث پرست مسیحی اقوام دنیا کو امن کے نام سے دھوکہ دے کر صفحۂ ارض پر ایسے جہنمی شرارے چھوڑیں گی جس سے ساری دنیا کا نظام امن تباہ و برباد ہو جائیگا۔ فرمایا۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ
كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ (المرسلات)

افسوس کہ دنیا نے اس ہدایت ربانی کی طرف کان نہ دھرا۔ اس دجالی گروہ نے اپنی سحر آفرینیوں، سیاسی چکنی چپڑی باتوں سے پراپیگنڈا کر کے دنیا میں ایسا جال بچھا دیا جس کے پھندے میں بہت سی اسلامی حکومتیں بالخصوص عرب ممالک بھی پھنس گئے اور اپنی سیاسی آزادی اور ملکی ترقی کے لئے دجالی اقوام کی تقلید کو ایک اعلیٰ منزل اور قصر بریں سمجھتے ہوئے ان کے پیچھے ہو لئے۔ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ میں اس طرف اشارہ تھا کہ عرب بھی اس کو اپنے لئے ایک قیمتی متاع سمجھنے لگیں گے۔ عربوں کے نزدیک زرد اونٹ ایک قیمتی متاع گنی جاتی تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انگریزوں اور اتحادیوں نے عربوں کو پچھلی جنگ میں ترکی حکومت سے علیحدہ کر کے عربی ممالک کو اپنے مشئوم سیاسی منصوبوں کے پورا کرنے کے لئے اپنی رصدگاہ بنایا اور سادہ لوح عربوں کو اپنی اس سیاسی شطرنج کے لئے بطور مہرہ استعمال کر کے آخر انہیں بھی عالمگیر جنگ کی بھڑکتی آگ میں داخل کر دیا اور عربوں کو اپنی آزاد عربی سلطنت بنانے کا جھانسہ دیکر اپنے ساتھ گانٹھ لیا۔ جنگ ختم ہونے پر بجائے اس کے کہ تمام عرب ممالک عربوں کے حوالے کر کے ان کی ایک آزاد اور وسیع عربی مملکت قائم کر دی جاتی الٹے اس دجال خناس نے عربوں کے قلب میں خنجر گھونپنے کے لئے فلسطین میں یہودیوں کی سلطنت قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور تحریک صیہونیت جو عرصہ سے خفیہ جڑیں پکڑ رہی تھی اس شجرۂ خبیثہ کے کھلم کھلا حامی بن گئے۔ آخر برطانیہ نے ۱۹۱۷ء میں اعلان بالفور کے ذریعہ فلسطین کو یہودیوں کا وطن بنانے کا اعلان کر دیا۔ اور ۱۹۴۸ء میں جب انگریزی فوج نے فلسطین سے کوچ کیا تو یہودیوں کو اس کا قبضہ دیدیا۔

افسوس کہ اس دجالی گروہ کے خطرناک منصوبوں کا علم پا لینے کے باوجود دنیائے اسلام کی مملکتوں نے بالعموم اور عربوں نے بالخصوص اپنے آپ کو متحد نہ کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو ایک موقع پر ان کے اتحاد نہ کرنے کے باعث ایک بہت ہی منذر رؤیا دکھایا گیا تھا۔ جس کا حضور نے اعلان کر دیا اور مسلمانوں کو ایسے نازک وقت میں اتحاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"اسلام کے لئے ایک نہایت ہی نازک دور آرہا ہے اور مسلمانوں کو دنیوی اور سیاسی معاملات میں اپنے آپ کو متحد کر لینا چاہیئے کیونکہ اسی میں مسلمانوں کی نجات ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ورنہ افق سماء پر مجھے سپین کا لفظ لکھا ہوا نظر آتا ہے"

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۶ء)

افسوس کہ اس دردناک انذار کے حق ہونے کے باوجود مسلمان بیدار نہ ہوئے اور مسلمانانِ عالم بالعموم اور عرب مسلم نے بالخصوص اس ہیبتناک عفریت بحری ممالک سے نکلنے والے خطرناک حیوان (الحوت) کے ہتھکنڈوں سے بچنے اور اس شکار کو قابو میں رکھنے کے لئے کوئی جدوجہد نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پیشگوئی جو آیت اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ میں تھی پوری ہوئی اگرچہ تقسیم عرب کی وجہ سے عربوں پر بڑا ظلم ہوا مگر پھر بھی فلسطین کا وہ حصہ جس میں "الصخرہ" کا رقبہ تھا عربوں کے قبضہ میں آیا۔ اور مسجد اقصیٰ قبلۃ الانبیاء کا وہ مذہبی مرکز جو مسلمانوں کی روحوں میں جوش ایمانی پیدا کرنے کا موجب تھا اس پر بھی عرب قابض تھے۔ پس ان کا اس وقت ایک نہایت ہی ضروری فرض تھا کہ وہ اپنی پوری طاقت اور قوت اس کی حفاظت میں صرف کرتے ہوئے عرب کے بقیہ چھنے ہوئے حصوں کی بازیابی کے لئے بھی جدوجہد کرتے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا بھی فرض تھا کہ اپنی پوری امداد سے انکی پشت پناہی کرتے۔ آہ جب انہوں نے اس فریضۂ وقت کی ادائیگی سے غفلت برتی تو خدائے غیور کی طرف سے ان پر عذاب الٰہی کا کوڑا ایسا پڑا کہ وہ مقدس خطہ بھی ان کے قبضہ سے نکل گیا۔ ۵ جون ۱۹۶۷ء کی صبح کے واقعہ کو نظر کے سامنے لاؤ جبکہ عرب دنیا پر قیامت گذری اسرائیلی درندہ جو ایلات کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا۔ اپنی کمین گاہ سے نکل کر متحدہ عرب جمہوریہ شام اور اردن کی فضائیہ پر جھپٹ پڑا۔ عربوں کی عسکری قوت شل ہو گئی تین روز کی جنگ کے بعد اسرائیلی سپاہی الصخرہ میں بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَلْبَابِ

فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا

یہ فقرہ قابل غور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس قسم کا فقرہ الہام ہوا جس میں اسی طرف اشارہ تھا کہ اس قسم کا واقعہ حضور کے عہد میں بھی وقوع پذیر ہونے والا تھا۔ کیونکہ جب کسی قرآنی پیشگوئی کے ظہور کا وقت آتا ہے تو اس وقت وہ آیت قرآنی یا اس کا کچھ حصہ الہامًا نازل کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی کا بیان ہے کہ پرانا الہام کوئی تیس سال جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے اور آج پھر سنایا۔

"فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا
وَ ذَهَبَ لَهُ الْجَنَّةُ

اتنے میں طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی یہود اسکریوطی" (تذکرہ ص۲۹) خاکسار کی رائے میں اس الہام میں ان فتنوں کے ظہور کی طرف اشارہ ہے جو خلافت اولیٰ کے دور میں پیدا ہونے والے تھے اور آخر ذَهَبَ لَهُ الْجَنَّةُ کی پیشگوئی کے مطابق اس شخص کو جو خدا کی نگاہ میں منظور نظر تھا آسمانی بادشاہت کی جنت یعنی اسلامی خلافت راشدہ کا تخت اس کے سپرد کیا گیا تب اس نے اپنے دور خلافت میں اس قدر ترقی کی اور اس ترقی کے لئے اتنا وقت پایا جس کا ظاہری اسباب کی رو سے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ہاں اس مسیح وقت کے عہد میں ایک شخص نے یہود اسکریوطی کا کردار بھی ادا کرنا تھا جس کے متعلق اس سورۃ کی آیت ۲۳ میں بھی اشارہ کیا گیا تھا

خضر وقت کے لئے خضری اقوال کا اعادہ

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ خضر وقت ہیں۔ اس لئے حضور کو بھی ایک وقت ایسا کہنا پڑا۔ چنانچہ حضور اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک حالت رکھتا ہے جو زمانہ کی رسمیات سے بہت ہی دور پڑی ہوئی ہے۔ اور ابھی تک ہر ایک رفیق کو یہی جواب روح کی طرف سے ہے
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا
وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا۔"

(مکتوب مسیح موعود جلد اول ص۵ مکتوب بنام میر عباس علی لدھیانوی)

فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا۔ حضرت مسیح موعود خضر وقت نے جب دعوئے مسیحیت کیا اور مسلمانوں کے غلط عقائد کی قلعی کھولتے ہوئے مہدی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعلق جو مسلمانوں میں جہاد سیفی کا عقیدہ دلوں میں جاگزیں ہوا تھا اور مہدی کی آمد پر منتظر جنگ و جدال تھے۔ آپ نے دجالی طوفان سے بچاؤ کے لئے اسلام کی صحیح تعلیم کی ایک کشتی تیار کی تو اس میں جہاد سیفی کو جو اسلامی تعلیم کا ایک حصہ ہے۔ غیر موزوں وقت ہونے کے باعث اس کو ملتوی رکھا جیسا کہ اوقات ممنوعہ میں نماز جیسی اعلیٰ عبادت بھی ممنوع قرار پاتی ہے اور اس کی ادائیگی کو دوسرے وقت پر ملتوی کرنا پڑتا ہے۔ یہی حال جہاد سیفی کا تھا۔ گمراہ لوگوں نے جو علماء سوء کے زیر اثر تھے۔ شور مچا دیا اور کہنے لگے۔ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا۔ اس کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بھی جو خضر وقت کے پسر موعود اور آپ کے مثیل ہیں۔ آپ کے دور میں بھی یہ پیشگوئی چند ایک مواقع پر ظہور پذیر ہونے والی تھی۔ چنانچہ:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں جو ایک انذاری پیشگوئی کی گئی تھی کہ:۔

"وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا"

(تذکرہ صفحہ ۶۶۲)

جب حضور نے اپنے زمانہ خلافت میں اسے خدا کی مرضی کے مطابق کرنے کے لئے جدوجہد کی اور اس کی اصلاحات کرنا چاہیں تو آپ کی خلافت کی ابتداء میں ہی جماعت کا ایک حصہ جماعت سے علیحدہ ہو گیا اور معترض نے اعتراض کیا کہ آپ نے جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

(۲) جماعت پر طوفان کا دوسرا موقعہ ۱۹۳۴ء میں آیا اس وقت میں بھی جماعت کی کشتی کے بعض اور تختے الگ ہو گئے۔

(۳) تیسرا موقعہ طوفان کا ۱۹۴۷ء میں پیش آیا۔ اس وقت اس طوفان عظیم سے جو تقسیم برصغیر ہند کے وقت میں اٹھا جس میں ہزار ہا لاکھوں جانیں ہلاک و تباہ ہو گئیں۔ آپ نے اپنی جماعت کے ایک حصہ کو مصلحت الٰہی کی تکمیل کے لئے قادیان میں چھوڑ کر اور باقی جماعت کو صحیح سلامت لے کر اس کشتی کا لنگر کوہ جودی (ربوہ) میں گاڑ دیا۔ اسی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں بھی بایں الفاظ پہلے سے خوشخبری دی گئی تھی۔

"وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ"

(تذکرہ صفحہ ۷)

ایک اور الہام:۔

"یَا نُوْحُ اَسْرِرْ رُؤْيَاكَ"

(تذکرہ صفحہ ۲۸)

بھی اسی واقعہ کے متعلق معلوم ہوتا ہے اس واقعہ سے بہت عرصہ پہلے بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ الٰہی پانے پر کئی تحدیوں سے یہ پیشگوئی فرمائی تھی:۔

"کشتی احمدیت کا کپتان اس خدا

کشتی کو پُر خطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ میرا ایمان ہے اور اس پر میں مضبوطی سے قائم ہوں کہ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں۔ اور وہ خدا سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفت سے وہ مؤید ہوتے ہیں۔"

(الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء)

ازالہ شبہ یہاں ایک شبہ پیدا ہوتا ہے جس کا ازالہ بھی ضروری ہے وہ یہ کہ خضر نے اگرچہ کشتی کا تختہ توڑا مگر وہ خود تو اس کشتی میں وہاں موجود رہا۔ اس جگہ کو نہ چھوڑا۔ مگر مصلح موعودؓ تو اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ چلے گئے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ابتداء میں واقعی اسی اشارہ قرآنی کی بناء پر قادیان کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے مگر جب حضور کو قرآن مجید کی بعض پیشگوئیوں اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے صریح طور پر یہی معلوم ہوا کہ مصلحت الٰہی اسی میں ہے کہ قادیان سے ہجرت کی جائے یہاں تک کہ اس کا وقت بھی بتا دیا گیا۔ تب حضور پاکستان تشریف لائے۔ جس کی تفصیلی وجوہ حضور نے خود بیان فرمائیں (دیکھئے تذکرہ حاشیہ ایڈیشن ۲) ہاں اس اعتراض کا ازالہ بھی اس طرح کر دیا کہ اپنی جگہ اپنا لخت جگر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو بطور قائم مقام وہاں بھیج دیا۔ الولد سرٌ لابیہ۔ وہاں ان کی موجودگی گویا حضور کی موجودگی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ بعض پیشگوئیاں باپ کی بیٹے کے ذریعے پوری ہوا کرتی ہیں جیسی محترم صاحبزادہ صاحب کا وجود گویا حضور ہی کا وجود ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعہ پر خطبہ عید الاضحیہ کے دوران میں فرمایا تھا کہ

"قادیان اس وقت ایک وادی غیر ذی زرع کا رنگ رکھتا ہے اور وہاں بیٹھا اپنے آپ کو بے آب و گیاہ بستی میں جا کر بستا ہے...... مومن کی حالت تو یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی ایسی جگہ پیدا ہو جو وادی غیر ذی زرع کا رنگ رکھتی ہو تو اس کا دل خوشی سے اچھلنے لگتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ آج مجھے خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے مجھے بھی ابراہیمی نمونہ دکھانے کا موقعہ دیا یہی وجہ ہے کہ جب سے یہ واقعہ ہوا ہے میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں اپنا ایک بیٹا ہمیشہ قادیان میں رکھوں گا" (الفضل ۸ مارچ ۱۹۴۹ء صفحہ ۵)

پس محترم صاحبزادہ صاحب کا وجود حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الہامات و عدہ کا نشان ہے۔

(ربانی)

مشرق وسطیٰ کے مذہب اسلام سے متعلق

مکرم میجر عبدالحمید صاحب مبلغ اسلام مقیم ٹوکیو (جاپان)

اقتصادیات سے متعلق ایک جاپانی اخبار نکّان توشی شمبن (DAILY INVESTMENT NEWS) کی انتظامیہ کی درخواست پر عاجز نے اسلامی تعلیم سے متعلق ایک مضمون جاپانی زبان میں لکھا تھا جس کا ایک حصہ اس اخبار کے خاص نمبر (شمارہ ۔ ۲۵ فروری ۱۹۷۴ء) میں شائع ہوا ہے۔ مضمون کے ساتھ اخبار نے میرا ایک فوٹو بھی دیا ہے جس میں میں ایک جاپانی کو تبلیغ کر رہا ہوں نیز میرا پتہ اور ٹیلیفون نمبر بھی دیا ہے۔

انتظامیہ نے باوجود وعدہ کے سارا مضمون شائع نہیں کیا۔ موجودہ زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے متعلق جو حصہ تھا وہ چھوڑ دیا گیا ہے بہر حال جو حصہ شائع کیا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

میں اسلام کا مبلغ ہوں۔ جاپان میں چار سال سے زائد عرصہ سے فریضہ تبلیغ ادا کر رہا ہوں۔ اسلام کی بنیاد عرب کی مشہور بستی مکہ میں پیدا ہونے والے عظیم الشان نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم (۵۷۰ تا ۶۳۲ء) نے ڈالی تھی۔ اسلام آخری مذہب ہے اور انہی معنوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بھی آخری نبی ہیں۔

اسلام کی تعلیم تمام روئے زمین پر بسنے والے بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ لہٰذا مذہب اسلام کی تعلیم مکمل ہے۔ قرآن مجید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر عربی زبان میں نازل ہوا اور آج تک اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔

ہم مندرجہ ذیل امور پر ایمان رکھتے ہیں:۔

(۱) ہمارا خدا اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا نہ ہی تو کوئی بیٹا ہے اور نہ ہی اس کے کوئی ماں یا باپ ہیں۔

(۲) حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تمام نبیوں سے افضل ہیں۔

(۳) یہ کائنات بغیر کسی خالق کے خود بخود نمودار نہیں ہوئی بلکہ ایک زندہ خدا نے اس کی تخلیق کی۔

(۴) اس دنیا کا انتظام چلانے کے لئے دو قسم کے قانون نافذ ہیں۔ ایک قانون قدرت اور ایک روحانی قانون ہر دو قانون کا انتظام کرنے کے لئے فرشتے مقرر ہیں۔ لہٰذا فرشتوں پر ایمان لانا ہمارے ایمان کا ایک جزو ہے۔

(۵) مرنے کے بعد کا عالم ۔ جنت ، دوزخ ۔ جزا سزا اور محاسبہ کا دن [illegible] یقینی ہے۔

(۶) اسلام سے قبل ظاہر ہونے والے بیشمار انبیاء اور ان کے پیغامبر سب سچے ہیں مگر ایک لمبا عرصہ گزر جانے کی وجہ سے ان کی تعلیمات میں تغیر و تبدل پیدا ہو گیا تھا۔ یہی وجہ ہے یہ مذاہب لوگوں کی رہنمائی کر نہیں سکتے۔ اسلام صلح کا مذہب ہے قرآن شریف کی رو سے مذہب میں جبر جائز نہیں۔

آج اسلام کے ماننے والے تمام روئے زمین پر ۶۰ کروڑ ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے تقریباً تمام ممالک سوائے اسرائیل کے جو صرف ۲۶ سال سے زندہ ہوا ۔ پاکستان ، بنگلہ دیش ، انڈونیشیا ، ملائشیا وغیرہ اسلامی ممالک ہیں۔

احباب فائدہ اٹھائیں!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ربوہ میں ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سکھانے کے لئے ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ قائم ہے مرکز کی اس سہولت سے ربوہ اور گرد و نواح کے خدام اور دیگر احباب جماعت کو فائدہ اٹھانا چاہیئے اور یہ فنون سیکھنے چاہئیں۔ مزید معلومات کے لئے انسٹی ٹیوٹ واقع ایوانِ محمود میں تشریف لائیں۔

مہتمم صنعت و تجارت

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ انصاراللہ

ماہنامہ "انصاراللہ" ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے حسبِ فیصلہ شوریٰ مجلس انصاراللہ ہر مجلس انصاراللہ کے لئے اس کی خریداری ضروری ہے اس لئے جملہ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے لئے کم سے کم ایک رسالہ ضرور جاری کروائیں جن مجالس میں پہلے سے رسالہ جارہا ہے ان زعماء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے رسالہ کی قیمت مبلغ -/۸ روپے منیجر ماہنامہ انصاراللہ کے نام بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(منیجر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین مجالسِ خدام الاحمدیہ جائزہ لیں کہ کیا انہوں نے اپنا چندہ ماہ تبلیغ (فروری) بھجوا دیا ہے اگر نہیں تو آج ہی بھجوا دیں۔ ۲۰ تاریخ تک چندہ مرکز میں پہنچنا ضروری ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان

ماہِ مارچ کے لئے کتاب سناتن دھرم مقرر کی گئی ہے۔ قائدینِ مقامی وضلع کتاب کو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے بذریعہ وی پی منگوا کر ہر خادم کو دیں اور مطالعہ کرائیں۔ اور ماہ کے آخر میں امتحان لے کر مرکز کو آگاہ کریں۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دُعا

- وکالتِ ہذا کے ایک انسپکٹر مکرم مولوی بدرالدین صاحب تین ہفتوں سے بیمار چلے آرہے ہیں بخار میں کوئی کمی نہیں آئی۔
- محترمہ سکینہ ناہید صاحبہ اہلیہ شیخ محمد شریف صاحب چندہ مساجد بیرون مبلغ پانچ روپے بھجواتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ ان کا بڑا لڑکا آٹھ دس دن سے بیمار ہے۔ قارئینِ الفضل ان ہر دو مریضوں کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ جدید اور احمدی بچے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ راکتوبر ۱۹۶۶ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بچو! اُٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کر دو اور اُس کمزوری کو دُور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مَردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔۔۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعتِ احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھا لیں۔"

عہدیداران انصار اللہ اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ تمام اطفال حضور کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے وقفِ جدید کے مالی جہاد میں بھرپور حصّہ لیں۔ اس کے علاوہ ہمارے انصار بھائی بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ ارشاد کو غور سے پڑھیں اور تہیہ فرما لیں کہ ہماری غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑا تھا کیا اُسے ہم خود بھی پُر کرنے کی ہر ممکن کوشش کر کے اپنی مالی قربانیوں کو اپنے بچوں کے لئے مثالی بنا رہے ہیں یا کہ نہیں؟ تا ہماری نئی نسل کو کسی وقت بھی اپنے بڑوں کی کسی کوتاہی اور غفلت پر حرف گیری کا موقع نہ مل سکے۔ اُمید ہے کہ ہمارے جُملہ انصار بھائی اور بچے تحریک وقفِ جدید کے اس مالی جہاد میں اپنا نیک نمونہ دکھا کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(قائد وقفِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قرآن کریم اور فرمانِ الٰہی

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ (الفرقان: ۳۱)

ترجمہ:۔ رسول نے کہا۔ اے میرے رب! میری قوم نے تو اس قرآن کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔

سچا مومن وہی ہے جس نے قرآن مجید کو حرزِ جان بنا لیا ہو۔ آیت مندرجہ بالا کا مدعا یہی ہے کہ ہم قرآن کریم کے سیکھنے سکھانے اور عمل کرنے کرانے سے غافل نہ ہو جائیں گھروں میں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہیئے اور بامعنی ہونی چاہیئے خواہ تھوڑی ہی ہو۔ تفسیر صغیر کی اشاعت کے بعد ہمارے لئے ایسا نہ کرنے کا کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا انصار اللہ کے سہ ماہی امتحانات کا مقصد یہی ہے کہ آپ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں اور فائدہ اٹھائیں۔

پہلا امتحان ۲۴ر امان/مارچ کو ہوگا۔ نصاب ہے ترجمہ پارہ ۱۵ نصف اوّل۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم ناصر احمد صاحب قمر واقفِ زندگی کا نکاح عزیزہ امۃ الجمیل نجمہ صاحبہ بنت مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب آف کوٹلی ہرام ضلع سیالکوٹ سے مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے مبلغ ۶ ہزار روپیہ حق مہر پر ۱۰ر مارچ ۱۹۷۴ء بروز اتوار پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(محمد شفیع چغتائی سیٹلائٹ پورہ واہ کینٹ)

انتہائی کوشش اور جدّوجہد سے کام کرنے کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال ۲۰ر اپریل ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔۔۔ اس لئے اب انتہائی کوشش اور جدّوجہد کی ضرورت ہے۔۔۔ بجٹ بہرحال پورا ہونا چاہیئے بلکہ حسبِ روایات سابقہ بجٹ سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے کیونکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹتا بلکہ ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔"

(الفضل ۲۴ر اپریل ۱۹۷۳ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر عہدیداران جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ پوری لگن کے ساتھ اس امر کی کوشش فرماویں کہ ۳۰ر اپریل سے پہلے پہلے ان کی طرف سے لازمی چندہ جات کی ادائیگی نہ صرف سو فیصدی ہو جائے بلکہ اس سے بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

ملازمین اپنی رخصتیں اپنے ربّ کیلئے وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی اَور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ (وقف عارضی) کے ماتحت خرچ کریں۔"

(الفضل ۲۳ر مارچ ۱۹۶۶ء)

ظاہر ہے کہ رخصتوں کا حق اس نیک کام کے لئے استعمال کرنا نہایت مبارک ہے۔ جملہ ملازمین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کو اپنا شعار بنائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

۱۷ر مارچ ۱۹۷۴ء کو لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیرِ انتظام جلسہ پیشگوئی مُصلح موعود مسجد دارالذکر میں صبح سوا نو بجے شروع ہوگا۔ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ لاہور سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ اماء اللہ لاہور)

تعلیم الاسلام کالج یونین کی سالانہ تقریبات

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیرِ انتظام ۱۶ر مارچ ۱۹۷۴ء سے درج ذیل پروگرام کے مطابق کُل پاکستان انگریزی۔ اُردو مباحثات منعقد ہو رہے ہیں:۔

۱۶ر مارچ بروز ہفتہ سات بجے شب انگریزی مباحثہ

قرارداد:۔ "WE NEED BREAD NOT BOMBS."

۱۷ر مارچ بروز اتوار سات بجے شب اُردو مباحثہ

قرارداد:۔ "موجودہ تعلیم طلباء کو باعزت بنانے سے قاصر ہے۔"

۱۸ر مارچ بروز سوموار محفلِ مشاعرہ منعقد ہوگی۔

(انچارج کالج یونین)